فون نمبر ۲۶۱۳۵ — ۶۰۸ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۰۴۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ ۱۵

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

صرف چار روپیہ — ۴/-

۱۸ نئے پیسے — ۰.۱۸

ترسیل زر کا پتہ

۱- محسن علی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۲۳ امین آباد لکھنؤ

۲- مبارک بک ڈپو مقابل ڈینسو ہال بندر روڈ کراچی نمبر ۳

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے اور جملہ مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر (۳) | یکم فروری ۱۹۶۵ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ | شمارہ نمبر (۱۰)

عید مبارک

خوش ہوئے سن کے عید کی آمد — کچھ نہیں جانتے خوشی کیا ہے
پاس حکم خدا کا ہے ورنہ — ہم غریبوں کی عید ہی کیا ہے
قلب محزون چشم پرنم یہ بھی کوئی عید ہے — دوری احباب کا غم یہ بھی کوئی عید ہے
کوئی مونس ہے نہ مشفق نہ ہمدم پاس ہے — عید کے دن ہم سے راحت دور ہے غم پاس ہے
کون ہے یاں کس سے ہنسئے بولئے — کس کے آگے جا کے لب ہائے مسرت کھولئے
کون دیکھنے والا ہے اپنے دل ناشاد کا — نذر کس کو کیجئے تحفہ مبارکباد کا
غیر بھی گر دوں یہاں زمیں بھی غیر ہے — ہر مکاں بھی غیر ہے اور ہر مکیں بھی غیر ہے
اشک کیوں آنکھوں میں ہیں ہم کیوں ذلیل خوار ہیں — حال کیا ہے یہ بھی کوئی پوچھنے والا نہیں

اے نوری اس حال میں عشرت کی ہو امید کیا
ہم تو بیچارے مسافر ہیں ہماری عید کیا

از علامہ محسن کاکوروی

وہ مے دے کہ لیتا رہوں تیرا نام — وہ مے جو دلائے ترا فیض عام
وہ مے جس کا مینا نہ خلد بریں — وہ مے جو کہیں اور ملتی نہیں
وہ مے دے جو ہو بخشش خاص و عام — جو خود ہو حلال اور تو بہ حرام

نہ بھر جام کوثر سے ساقی پیالہ دے
کھنگالے ہوئے آبخورے ہی دے

ہائر سکنڈری اسکول کاکوری

(۲)

ہمیں جب یہ علم ہو چکا تھا کہ ۱۶ جنوری کو اہم میٹنگ طلب کی گئی ہے تو ہم نے مضمون کو وہیں پر ختم کر دیا تھا۔ ۱۶ تاریخ گذر بھی گئی کچھ نہ ہو پایا ۲۲ تاریخ پر دھار رکھی گئی۔ سنا ہے کہ یہ تاریخ بھی بڑھا دی گئی۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ ترلوکی سنگھ جی بنارس کانفرنس کے سلسلے میں زیادہ مشغول ہیں اور بنارس شرکت کے لئے تشریف لئے جا رہے ہیں۔ بہر نوع آئندہ تاریخ بھی اگر نشستن گفتن برخاستن پر ختم نہ ہوئی تو ممکن ہے بابو جی شرکت فرمائیں۔ اور کسی معاملہ پر نظر غائر ڈال پائیں۔ اور تحقیقی قدم اٹھا سکیں۔ ہماری صاف گوئی اور حقیقت بیانی کا واحد مقصد بھی صرف اتنا ہی ہے کہ بابو جی اصل واقعات و حالات سے کما حقہ واقف ہو جائیں اور ایسا کوئی لائحہ عمل بنا لیا جائے جس سے اسکول کا نظم و ضبط قابو میں آ سکے اور یہ سب کچھ اس وقت تک ہمارے خیال میں ناممکن ہے جب تک کمیٹی انتظامیہ کی اصلاح پر قدم نہ اٹھایا جائے۔ ممبران انتظامیہ میں تغیر و تبدل نہ کیا جائے۔

ہمیں امید ہے کہ اگر ترلوکی سنگھ جی کی صلح کل اور سنجیدہ ہستی ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ بلا ضد اور ہٹ دھرمی کے غور کرے گی تو انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے گا۔ ہم بابو جی سے اسی قصبہ کاکوری کی مثال پیش کریں گے جو بڑی حد تک ان کے لئے مشعل راہ ہوگی۔ آپ کے اسی وطن عزیز میں ایک مدرسہ اسلامیہ ہے جو دینی مکتب ہے اور گورنمنٹ ایڈیڈ ہے۔ ابھی ۲ سال پہلے تک جس نازک ترین دور سے گذرا اس نے مدرسہ کو زندگی و موت کی کشمکش سے دوچار کر دیا تھا۔ اس کی واحد وجہ یہی تھی کہ کمیٹی انتظامیہ مفلوج سی ہو کر رہ گئی تھی۔ اسکول ناعاقبت اندیشوں کے ہاتھ کھلونا بن کر رہ گیا تھا۔ ؎

وہ تو کہئے جنوں آ گیا آڑے ورنہ
آگ دامن میں لگا بیٹھا تھا دیوانہ بھی

چند سر پھرے ہوش میں آئے اور مجبوراً کمیٹی کے ایک ایک ممبر کو مستعفی مجبوراً سبکدوش کیا خالی جگہوں کو پر کیا۔ منشی انعام علی صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی کی جدید تشکیل ہوئی۔ مولانا مصطفےٰ احسن صاحب کو سکریٹری بنایا گیا۔ اگرچہ مولانا نے بہت کوشش اپنے بچ نکلنے کی کی۔ شمیم الدین صاحب جوائنٹ سکریٹری قرار پائے۔ غرضیکہ سال ڈیڑھ سال اسی کشمکش میں تھکا ہوا مسافر بڑے بڑے مراحل سے دوچار رہا۔ اسی دوران میں بدقسمتی سے منشی انعام علی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مجبوراً کمیٹی تغیر و تبدل کرنا پڑا۔ جدید تشکیل یوں ہوئی۔ منشی احترام علی صاحب صدر مولانا مصطفےٰ احسن صاحب سکریٹری۔ شمیم الدین صاحب جوائنٹ سکریٹری منشی انعام علی صاحب مرحوم کی خالی جگہ پر اشتیاق علی علوی ڈاکٹر معزالدین صاحب کی جگہ پر عبدالقدیر صاحب چن لئے گئے۔ بقیہ ممبران فاروق حسن صاحب ایڈوکیٹ۔ منشی ارشاد علی صاحب محمد خالد صاحب علوی طاہر حسن صاحب۔ قاضی ارشد علی صاحب اور سید احمد علوی پر مشتمل کمیٹی رجسٹرڈ کرائی گئی۔ خیر یہ قصہ تو برسبیل تذکرہ آ گیا۔ مقصد اس مثال سے یہ ہے کہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ بھی اس اسکول کمیٹی کو منظم و مستحکم کر دیتے اور ایسے عناصر جو بے کار محض ہیں۔ ان کو سبکدوش کر کے بہتر عناصر منتخب کریں۔ جو ممکن ہے اسکول کے لئے مسیحا ثابت ہوں۔

ہم ایک بار پھر بابو جی اور خصوصاً کمیٹی انتظامیہ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمارا یہ قدم صرف اصلاحی حیثیت رکھتا ہے اس میں کسی مخالفت یا مخاصمت کا کوئی شائبہ نہیں۔ ہمیں ایک پبلک خادم کے ناطے اسکول سے ہمدردی ہے۔ واسطے وہ اہل نہیں۔ قدرے مجھے اس کی خدمت کی لو ہے۔ اور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ حق گو رسوا ہوتا ہے۔ تنقید ہر ایک کو بری لگتی ہے میرے ساتھی مجھے معاف کریں گے اگر میں یہ کہوں کہ خدمت خلق کا اگر آپ جذبہ رکھتے ہیں تو سخت سست بھی سننے کے عادی بنئے۔ کھرا کھوٹا پرکھئے موافق و مخالف کو پہچانئے۔ اسپورٹس مین اسپرٹ میں ہر اعتراض پر غور کیجئے۔ یہ نہ سوچئے کہ کون کہہ رہا ہے اور کون لکھ رہا ہے یہ دیکھئے کیا کہہ رہا ہے آپ معمار ہیں آنے والی نسلوں کے اگر عمارت میں خامیاں رہ گئیں۔ نیو غلط پڑ گئی آنے والی نسلیں ہم کو آپ کو سب کو ملزم گردانیں گی ؎

یہ دنیا ہے یہاں تم بند کر دو گے زباں میری
وہ محشر ہے وہاں سننا پڑے گی داستاں میری

ہماری یہ سطریں ہماری ہمت کے لئے کافی وزنی ہیں۔ جب بھی کسی کی نظر پڑے گی دیکھنے والے کی زبان سے یہ نکل جائے گا کہ کاکوری اخبار اپنا فرض ادا کر گیا۔ ہمارے مضامین شاہد ہیں ہم نے جو کچھ لکھا ہے صفائی قلب سے لکھا ہے الحمدللہ ہمارا ضمیر تعصب سے بالکل پاک ہے۔ ہم اب تک جس خاموشی سے تماشہ دیکھتے رہے شاید اسی طرح خاموش رہتے اگر بابو تروک سنگھ صاحب کی شخصیت ہمیں نظر نہ آتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا روئے سخن انہیں سے رہا ہے۔ ہم نے کسی فرد واحد کو نہ مخاطب کیا ہے نہ کریں گے۔ ہم نے برسوں سیاسی زندگی ان کے ساتھ گزاری ہے ہم واقف ہیں ان کے نظریے سے ان کی صاف گوئی سے ان کی تنقیدی نظر سے لیکن بعض جگہ ان کی ضد سے۔

ہمارا واحد مقصد صرف اتنا ہے کہ جب بھی وہ تحقیقی قدم اٹھائیں تو وہ خالی الذہن ہوں۔ یکطرفہ سنی سنائی باتوں سے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام لیں۔ ایسا نہ ہو کہ یکطرفہ فیصلہ کر کے اپنے دامن کو داغدار کر بیٹھیں۔ اور جس کے نتائج دور رس ہوں گے

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں۔

(باقی آئندہ)

پاکستانی مراسلہ

ہمیں ایک مراسلہ رفیق احمد صاحب (خاقان) کا موصول ہوا ہے ہماری خواہش تھی کہ بجائے دوسرے احباب وطن بھی اسی طرح اگر ذرا سی تکلیف برداشت کر کے ہمیں مطلع کر دیتے تو ہم پے درپے اپیلیں شائع کرنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے۔ ایڈیٹر

آدم جی روڈ ــــ ڈھاکہ

آج میں نے کراچی مبلغ ۵ روپیہ روانہ کر چکا ہوں ٹھیک یاد نہیں۔ غالباً ۲۳ء میں ۵ عارف میاں کو دے تھے دسمبر ۵۳ء میں پانچ روپیہ اکبر علی صاحب مومن کے ہاتھ بھیجے تھے اور اخبار کی ہدایت کے بموجب مبارک باد ٹو کراچی روانہ کر دیے گئے۔ میں شکرگزار ہوں اگر آئندہ اخبار ہذا پر روشنائی سے تحریر کر دیجیے گا کہ مجھ پر اور کچھ واجب الادا ہے یا نہیں۔

اگر کاکوری اخبار خدانخواستہ بند ہو گیا تو یہ ہماری نسل کی سب سے بڑی تباہ کن غفلت ہوگی اور جس کے نتائج یقیناً بہت دور رس ہوں گے اعزاء و احباب آج جس طرح دو ملکوں کے دور دراز علاقوں میں منقسم ہیں اس سے قبل اس تعداد میں نہ تھے آپ شاید یقین نہ کریں کہ مشرقی پاکستان میں مغربی پاکستان کی بہت سی چیزیں صرف کاکوری اخبار سے معلوم ہوتی ہیں تو پھر وطن یا محبت کا کیا شمار۔

۱۱ دسمبر کے شمارے میں شہاب بھیا کے لئے لکھا ہے کہ وہ چیف میرین انجینئر تھے اور پورٹ ڈائرکٹر ہو گئے ہیں۔ یہ تحریر کا مواد ہے غالباً ٹیکنیکل ناواقفیت کی وجہ سے صورت حال واضح نہیں ہوئی۔ کیپٹن چودھری شہاب الدین احمد چیف انجینئر ایسٹ پاکستان ان لینڈ واٹر ٹرانسپورٹ اتھارٹی تھے نہ کہ چیف میرین انجینئر اس عہدہ کے چیف آدمی ان کے ماتحت تھے (ای پی ڈبلیو آئی) صوبائی حکومت کا ایک خود مختار ادارہ ہے جو صوبہ کے اندر کے بندرگاہ اور جہازوں وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے ایسٹ پاکستان میں چھ ہزار میل کے دریا ایسے ہیں جن میں جہاز چلتے ہیں اور بعض جہاز تو ۱۲ سو آدمی تک لیکر سینکڑوں میل دور کا سفر کرتے ہیں اور یہی سب سے بڑا اصلاحی نظام ہے اب چودھری شہاب الدین احمد صاحب کا تقرر مرکزی حکومت میں سروس کمیشن کے ذریعہ پورٹ ڈائرکٹر چٹاگانگ کا ہوا ہے۔ چٹاگانگ مشرقی پاکستان کا دوسرا اور پاکستان کا تیسرا سمندری بندرگاہ ہے اور پورٹ ڈائرکٹر اس کا سربراہ ہے۔ شہاب صاحب فی الحال امریکہ کے دورے پر گئے ہوئے ہیں توقع ہے کہ جلد ہی واپس آکر اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔ آپ اس کو اخبار میں شائع کر دیں تاکہ تصحیح ہو جائے۔ فقط

چودھری رفیق احمد

انتخاب مشاعرۂ نعت انجمن غلامانِ رسول کاکوری منعقدہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء

جناب حیات وارثی صاحب لکھنوی

خلوص دل سے بڑھا، تو دامن تجھے طلب سے سوا ملے گا
نبی کے در سے ملے جو بھی بقدر شانِ عطا ملے گا
شفیعِ روزِ جزا ملے گا، نجات کا آسرا ملے گا
اگر ہے جذبِ وفا سلامت تو دامنِ مصطفےٰ ملے گا
جہاں ہیں جبریلِ پر شکستہ، جہاں کوئی دوسرا نہ پہونچا
یہ رفعت و شانِ اللہ اللہ وہاں ترا نقش پا ملے گا
متاعِ کون و مکاں ہے کیا شے خلد کیسی بہشت کیا ہے
یہ در ہے سلطانِ انبیاء کا، یہاں پہونچکر خدا ملے گا
اگر ہے فردوس کی تمنا، تو جاکے دیکھو دیارِ طیبہ
تمہیں مدینے کی ہر گلی سے بہشت کا سلسلہ ملے گا
یقین دل کو کہ روزِ محشر یہ فیضِ نعت قسیم کوثر
خدائے رحمت کے سایہ حیات نغمہ سرا ملے گا

جناب حنیف صاحب گونڈوی :-

مجھے حضور بلالیں اگر مدینے میں
قسم خدا کی رہوں عمر بھر مدینے میں
ازل کے روز جو چمکا تھا عرشِ اعظم پر
وہ نور آج بھی ہے جلوہ گر مدینے میں
خدا کی رحمتیں جاکر کوئی وہاں دیکھے
برستی رہتی ہیں شام و سحر مدینے میں
کو یہ چارہ گروں سے کوئی دوا نہ کریں
مٹے گا جاکے یہ دردِ جگر مدینے میں
فرشتے بھی کے درود و سلام جاتے ہیں
پہونچتی رہتی ہے میری خبر مدینے میں
حنیف ہم تو اسی آسرے پہ جیتے ہیں!
کبھی تو ہوگا ہمارا گذر مدینے میں

جناب عادل صاحب لکھنوی

نظر جس دم ہماری گنبدِ خضرا سے ٹکرائی
فدا ہونے کو ہم پہ باغِ جنت سے بہار آئی
یہ کیسی بارشِ انوار دیکھی ہے مدینے میں
نظر جس سمت بھی اٹھی تو جلووں میں نہا آئی
نظر کچھ کھوئی کھوئی سی ہے طیبہ کے تصور میں
عقیدت جھومتی ہے حسرتیں لیتی ہیں انگڑائی
کرم فرمایئے اے مصطفےٰ رحمتِ عالم
میرے حالِ پریشاں کا زمانہ ہے تماشائی
یقیناً ہوکے آئی ہے یہ عادل باغِ طیبہ سے :
جبھی تو آج ہر جانب صبا چلتی ہے اترائی

جناب حفیظ صاحب سلمانی

جلووں کا مرقع ہے بازار مدینے میں
ہر وقت جھلکتا ہیں انوار مدینے میں
خاکِ درِ احمدؐ بھی اکسیر سے بہتر ہے
اچھوں سے بھی اچھے ہیں بیمار مدینے میں
یہ قدرِ محبت ہے محبوب کی خاطر سے
جبریل امیںؑ آئے سو بار مدینے میں
پروازِ تخیل کو توفیق جسارت دے
اے ذوقِ طلب سے چل ایک بار مدینے میں
آقا پہ حفیظ اپنے قرباں میں ہو جاؤں
تقدیر جو پہونچا دے ایک بار مدینے میں

پاکستانی ڈاک

اعزاء اور احباب مطمئن رہیں۔

کراچی میں حالات کچھ ایسے سنگین ہو گئے تھے۔ آتشزنی لوٹ مار قتل و غارت گری کی وجہ سے اخبار کو تفصیلی خبریں روانہ نہ کی جا سکیں۔ جملہ اعزاء و احباب اپنے پرائے سب ہی پریشان رہے۔ ان کو مطلع کر دیجئے کہ اللہ کا احسان ہے کہ وطن کا ایک ایک بچہ بخیریت ہے کسی قسم کی کوئی پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔

آج تقریباً چار دن سے ناظم آباد خاص اور اس کے اطراف گولیمار لیاقت آباد میں کرفیو لگا ہوا ہے۔ جو رات کو ۹ بجے سے صبح ۶ بجے تک رہتا ہے۔ پیشتر ۲ بجے شام سے لگایا تھا۔ اب حالات کسی قدر سازگار ہو رہے ہیں۔ فسادات صدارتی انتخابات کے فیصلے کے بعد شروع ہوئے جس میں ناپسندیدہ عناصر نے قانون ہاتھ میں لیکر شہر کی فضا کو خراب ہی نہیں بلکہ بدسے بدتر کر دیا تھا شہر کے مضافاتی علاقہ میں فوج کا گشت جاری ہے اس فساد میں ہر چیز کا آزادانہ استعمال کیا گیا شہر اور اس کے تمام علاقوں میں لوگوں نے آج چوتھے روز سے تک (جبکہ یہ خبریں روانہ ہو رہی ہیں) آنکھوں ہی آنکھوں میں راتیں کاٹ دی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب حالات سدھرتے جا رہے ہیں اور شہر کی فضا سے گرد چھٹ رہا ہے فوج و پولیس نے حالات پر قابو پا لیا ہے مظلومین اور تباہ شدہ لوگوں کو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور ہر طرح سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ذمہ داران حکومت جائے حادثات کے دورے کر رہے ہیں۔

بعد کی خبر میں بتایا گیا ہے کہ محترمہ فاطمہ جناح نے بھی دورہ کیا اور مہاجرین کے ساتھ ہمدردی کی۔ پانچ ہزار روپے کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔ بہرحال اب حالات سازگار ہوتے جا رہے ہیں۔ اور لوگ دفتروں اور کاروبار میں جا رہے ہیں۔

ڈرگ روڈ جہاں پر آٹھ دن پیشتر سے کرفیو لگا ہوا تھا آٹھ دن بعد آج کرفیو اٹھا لیا گیا۔ اب وہاں مکمل امن و امان ہے۔

اطلاع:۔ حکیم مختار احمد علوی صاحب مقیم حال دہلی۔ مطلع کیا جاتا ہے کہ ان کے جو خطوط کراچی میں موصول ہوتے ہیں۔ ان پر پتہ نہیں ہوتا۔ ان کے لکھے ہوئے پتہ پر جو خطوط ان کو بھیجے گئے ہیں۔ لہٰذا مہربانی کر کے مفصل اور صاف پتہ لکھکر بھیجدیں۔ خطوط کے جواب نہ ملنے سے پریشانی ہے۔

تو قیرنؔ بی بی (والدہ اقبال علی علوی) کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ ابھی ایک ہفتہ ہوا ان کی آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ خدا کا شکر ہے کامیاب ہوا۔ محترمہ ابھی اسپتال میں ہیں۔

منظر علی صاحب علوی فورمین انجینئر تقریباً ۲۰ دن کی چھٹی پر عارضی پرمٹ لیکر اعزاء سے ملنے ہندوستان گئے ہیں۔

مقتدیٰ حسن صاحب علوی پچھلے ہفتہ ڈھاکہ سے کراچی پہونچے آپ کا قیام قریب قریب ڈیڑھ ماہ وہاں رہا۔

روزہ کشائی:۔ خبر ملی ہے کہ اشتیاق احمد علوی کی صاحبزادی نیلوفر کا پہلا روزہ رمضان کی ۲۷ کو رکھا یا گیا جس میں شہر کی فضا خراب ہونے سے زیادہ لوگ شرکت نہ کر سکے پھر بھی دیگر اعزاء نے شرکت کی۔ اشتیاق صاحب نے اس تقریب میں بڑا اہتمام کیا تھا۔ ہم ان کو اور ان کی بیگم صاحبہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پچھلے ہفتہ جناب ڈاکٹر محمد کاشف صاحب علوی نے اپنی صاحبزادی کا عقیقہ کیا جس میں ان کے قریبی اعزاء نے شرکت کی۔ خدا مبارک کرے

ولادت:۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع ہے کہ پچھلے ہفتہ جناب بشیر احمد صاحب قدوائی (صاحبزادہ وکیل احمد صاحب قدوائی) کے یہاں صاحبزادہ تولد ہوا۔ زچہ بچہ بحمداللہ بخیریت ہیں۔ بچہ جمعرات ۱۴ جنوری ۱۹۶۵ء کو ۱ بجے شب پیدا ہوا ہے۔

عذرا صاحبہ:۔ (بیگم افضال احمد صاحب علوی) کے بارے میں معتبر اطلاع ملی ہے کہ موصوفہ تین چار دن سے شدید بخار میں مبتلا تھیں آج سے خونی پیچش شروع ہو گئی۔ نقاہت زیادہ ہے علاج ہو رہا ہے۔

افضال صاحب کی بچی جو ان کے بیان کے مطابق اسپتال سے گھر واپس آ گئی تھی یہاں آکر اسہال شروع ہو گئے۔ شہر کی فضا کی خرابی اور خود عذرا صاحبہ کی خرابیٔ صحت بچی کو دوبارہ ہولی فیملی اسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ آج یہ خبر ملی ہے کہ ماں بیٹی دونوں کسی قدر بہتر ہیں۔

رُدما سلطانہ:۔ صاحبزادی احمد حسین صاحب انصاری فرنگی محلی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ہفتہ سے کالی کھانسی میں مبتلا ہیں علاج ہو رہا ہے پہلے سے افاقہ معلوم ہوتا ہے۔

چوری:۔ ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ اقبال علی صاحب علوی (صاحبزادہ الطاف علی صاحب مرحوم) کے گھر میں ہو گئی آجکل ان کا گھر خالی ہونے کی وجہ سے یہ واردات پیش آئی۔ اقبال صاحب اپنی والدہ کی آنکھ کے آپریشن کے سلسلے میں اسپتال میں ہیں پتہ چلا ہے کہ اس چوری میں ڈاکٹر رضیہ بیگم (اقبال صاحب) کے جہیز کے کپڑے چوری ہو گئے۔ چوری کا شبہ گھر کی ملازمہ پر ہے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

شجاعت علی صاحب عباسی:۔ (صاحبزادہ سجاد علی عباسی مرحوم) کے بارے میں ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اس سال اپنے اسکول کی کرکٹ ٹیم کے کپتان چن لئے گئے۔

احمد مسلم علوی (صاحبزادہ اخلاق احمد صاحب علوی) کو سال رواں کے لئے آدم جی سائنس کالج کی اردو سوسائٹی کا سکریٹری منتخب کیا گیا۔

شمیم احمد صاحب علوی تھرڈ انجینئر جہاز امتیاز بخش تقریباً ڈیڑھ ماہ کراچی میں قیام کر کے پرسوں ایسٹ افریقہ روانہ ہو گئے۔

بیگم محمد حامد صاحب فرنگی محلی کے بارے میں ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ موصوفہ کا اب تک پشاور میں اپنے بھائی ظہیر الدین صاحب علوی کے یہاں قیام تھا، ۲ جنوری کو کراچی آ گئیں۔ کہکشاں ناظم آباد میں مقیم ہیں۔ دس پندرہ دن کے بعد غالباً عید سے پیشتر لکھنؤ روانہ ہوں گی۔

حسب ذیل حضرات کا چندہ شکریہ کے ساتھ وصول کیا گیا اور رکاج مولانا محمد حسن صاحب کو ادا کر دیا گیا۔

سعید الدین صاحب علوی ۵ر	سرفراز الدین صاحب کرانی ۵ر
اقبال احمد صاحب علوی ۱۰ر	کبیر احمد صاحب علوی ۵ر
شمیم احمد صاحب علوی ۵ر	اخلاق احمد صاحب علوی ۱۰ر
چودھری رفیق احمد صاحب شاد ۵ر	محمود النفس صاحب چاٹگام ۲ر

ناظرین کاکوری اخبار کو

عید مبارک

بقیہ انتخاب مشاعرہ نعتیہ

جناب عبرت صاحب صدیقی لکھنوی

جو یادِ معبود میں بسر ہو وہ زندگی اصل زندگی ہے
چلے جو نقشِ قدم پہ ان کے وہی محمدؐ کا امتی ہے

زمیں سے تا عرش در حقیقت انھیں کے جلووں کی روشنی ہے
یہاں بھی نورِ محمدی ہے وہاں بھی نورِ محمدی ہے

خدا کے جلوے عیاں عیاں ہیں جدھر بھی دیکھو تجلیاں ہیں
حسین نظارے حسین فضائیں حسین مدینے کی ہر گلی ہے

یہاں کا ہر پھول رشکِ جنت برس رہی ہے خدا کی رحمت
روش روش پہ ہے کیف طاری ارم ہے یا گلشنِ نبیؐ ہے

حضورؐ محفل میں جلوہ گر ہیں صحابہؓ حلقہ کئے ہوئے ہیں
یہ چاند کے گرد ہیں ستارے یہ بزمِ خیرالوریٰ بھی ہے

خدا کی ہو تم پہ رحمت لیکن یہی ہے عبرت مری عقیدت
جسے بھی طیبہ میں موت آئی مری نظر میں وہ جنتی ہے

حالاتِ وطن

حیدرآباد کی خبریں:-

صابرہ بیگم (بنت عتیق الدین صاحب علوی مرحوم) کی شادی خانہ آبادی ۲۵ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز یکشنبہ مطابق ۱۵ شعبان کو سرانجام پائی ۲۶ دسمبر کو چوتھی کھلائی گئی جس میں جملہ اعزاء اقارب نے شرکت کی۔ ہم اس کی ادائیگی فرض پر جملہ متعلقین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عقیل الدین حیدر علوی اپنے چچا مولوی مظہر الدین حیدر کے انتقال کے بعد بسلسلۂ تعزیت اورنگ آباد گئے تھے جہاں تقریباً دس دن قیام کیا۔

موصوف ۲۲ دسمبر ۱۹۶۳ء کو حیدرآباد سے آگرے آئے جہاں بیگم حاجی انعام علی صاحب مرحوم کے یہاں قیام کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ گئے وہ چار دن علی گڑھ کے قیام کے بعد واپسی پر پھر آگرے آئے یہاں ۶ دن قیام رہا۔ بیگم صاحبہ نے بہت خاطر تواضع سے فرمائی۔ خاصکر نصیح صاحب علوی اقبال جعفوری نے ضرورت سے زیادہ تواضع فرمائی اور آگرے کی مشہور یادگاروں تاج محل، قلعہ، اعتماد الدولہ کی سیر کرائی۔ جن کا مشکور ہوں۔

طاہر اعظم عباسی (صاحبزادہ شجاعت علی صاحب عباسی) طالبعلم لڑکوں کی ایک پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے دہلی گئے۔ جہاں وزیر اعظم لال بہادر شاستری سے ملاقات کی۔ آپ ہی کی رہبری میں دہلی کی مشہور عمارتوں کی سیر کی۔ بخیریت تمام حیدرآباد واپس آگئے۔

۲۵ دسمبر کو ایک پارٹی آپ ہی کی قیادت میں اورنگ آباد آئی۔ جہاں این سی سی ٹریننگ اور ایک نمائش میں شرکت کی۔ ۴ جنوری کو پارٹی حیدرآباد واپس آگئی۔ ضیاء عباسی (ابن مکرم علی صاحب عباسی) بچے کے نانا کو تہنیت مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کی عمر دراز کرے اور اقبال میں ترقی دے۔ آمین۔

مولوی حکیم الدین صاحب علوی سب اوورسیر ورنگل۔ آپ حیدرآباد آ رہے تھے۔ شرکت شادی کے بعد مستقر واپس ہو گئے۔

طارق افضال عباسی۔ صاحبزادے شجاعت علی عباسی، ۲ ماہ دن بخار میں مبتلا رہے۔ دو تین دن تو بخار اترا ہی نہیں۔ اب الحمدللہ بخار میں خفت پیدا ہو گئی ہے۔

<u>پرائمری اسکول ریلی</u>:- ہمارے قصبہ میں پچھلے ہفتہ کاکوری بلاک کے حسب ذیل بارہ پرائمری اسکولوں کے بچوں کی ایک شاندار ریلی ہوئی (۱) کاکوری برگد تلہ (۲) کاکوری لال الٰہی تلہ (۳) درگا گنج (۴) گمری (۵) جادو (۶) بیدوہ (۷) بیروسہ (۸) ہسکرا۔ سرائے پریم راج (۱۰) بیروہ (۱۱) دونہ۔ ہمیں یہ کہتے ہیں ذرا بھی باک نہیں اس سال ڈیڑھ سال کے اندر ایسا بہتر ترقیاتی انقلاب آنا۔ موجودہ سب ڈپٹی انسپکٹر آف اسکول مسٹر مصرا ہی کی محنت و قابلیت کی مرہون منت ہے۔ ۱۷ و ۱۸ جنوری کو اس ریلی کا افتتاح کاکوری ہائر سکنڈری اسکول گراؤنڈ پر آراستہ و پیراستہ پنڈال میں زیر صدارت محمد کامل خان صاحب چیرمین کاکوری ہوا۔ جھنڈے کی سلامی کے بعد ۱۲ ٹیموں نے مارچ پاس کیا۔ ڈرل، جمناسٹک، ہائی جمپ، لانگ جمپ وغیرہ اپنے کل کرتب بچوں نے دن بھر دکھائے۔

اعلیٰ نظام بہترین ڈسپلن، استادوں کا کامیاب کنٹرول چھوٹے چھوٹے بچوں کا رنگ برنگی وردیوں میں فوجی نظم و ضبط عجیب دلفریب منظر پیدا کر رہا تھا۔ اگر مصرا جی کی توجہ خاص کا یہی عالم رہا تو ہمیں توقع ہے کہ دیہاتی بچوں میں ایک خاص جاگرتی پیدا ہو جائے گی۔

قریب ۳ بجے ہندی میں بیت بازی کا ایک دور ہوا جس کی صدارت کاکوری ہائر سکنڈری اسکول کے ممبر بابو شیو نرائن لعل نگم نے فرمائی۔ ۷½ بجے رات سے لوک گیت ایک ایکٹ کے ڈرامے کھیلے گئے جس کا سلسلہ ۱۲ بجے رات تک جاری رہا۔ باوجود ہمارے قصبہ کے دو اسکول برگد تلہ پرائمری اور لال الٰہی تلہ پرائمری اسکول شریک تھے۔ جہاں تک لوک گیت اور ڈرامہ کا تعلق ہے مسٹر مصرا کے اعلان کے مطابق لال الٰہی تلہ پرائمری اسکول دوم

چیزوں میں اول رہا۔ کیونکہ اس اسکول کو ڈائرکشن اچھا مل گیا تھا۔
لوک گیت اور ڈرامہ دونوں تجربہ کار ڈائرکٹر مسز چترویدی سے ڈائرکٹ کئے گئے تھے جو کامیاب رہے۔

دوسرے دن ۲ بجے ضلع پریشد لکھنؤ کے چیرمین پاٹھک جی اور ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولس بھی تشریف لائے ہار پھول اور گجروں سے سواگت کیا گیا۔ بچوں نے سلامی دی۔ تقسیم انعامات کے لئے پنڈال میں سواگت ہوا۔ کرسی صدارت پر آنے کے بعد پہلا ہار چیرمین نے پہنایا مختصر تقاریر کے بعد تقسیم انعامات شروع ہوئے۔

پاٹھک جی کو چونکہ جلد ہی دوسری ضروریات سے واپس جانا تھا لہٰذا تقسیم انعامات کی ذمہ داری چیرمین ٹاؤن ایریا کے سپرد کر کے واپس تشریف لے گئے اختتام پر سامعین کو ایک پر تکلف پارٹی دی گئی۔

بی۔ ڈی۔ او صاحبہ غالباً قصبہ سے باہر تھیں پاٹھک جی کے ساتھ ہی لکھنؤ سے واپس آئیں تھیں شریک رہیں۔ باقی یہیں ایک فرد بھی بلاک کا ہاتھ بٹاتا نظر نہ آیا۔ تقسیم انعامات کے وقت ضرور بی ڈی او صاحب بجائے نظر آئے تھے۔ یہیں ابھی تک ذمہ داران اسکول کی طرف سے باقاعدہ تفصیلی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ اپنا ذاتی مشاہدہ ہے۔ انعامات پانے والے بچوں کی فہرست ملنے پر شائع کریں گے۔ آخر میں بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اجتماع عید:۔

قاضی ارشد علی صاحب عباسی مطلع فرماتے ہیں کہ اخبار میں اعلان کر دیا جائے کہ پہلے کے مطابق امسال بھی اجتماع اسی دن شام کو ۵ بجے قاضی راشد علی خاں مرحوم کے مکان پر منعقد ہوگا لہٰذا اعزا و احباب و برادران وطن سے بلا تفریق مذہب خاص طور پر استدعا ہے کہ اجتماع میں شرکت فرما کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

فاتحہ شریف:۔ ۱۷ر رمضان المبارک تاریخ وصال پر حسب معمول امسال بھی حضرت شاہ علی حیدر قلندر قدس سرہٗ العزیز کا فاتحہ آستانہ کاظمیہ پر ہوا۔ مجمع اچھا خاصا ہو گیا تھا۔

۲۱ر رمضان المبارک حضرت علیؓ کا فاتحہ حسب معمول ہوا۔

دوسرا اجتماع

حسب سالہائے سابق عید کے دوسرے دن ۵ بجے شام کو کوٹھی منشی احترام علی صاحب واقع خیالی گنج لکھنؤ میں اجتماع عید ہوگا۔ امید ہے کہ برادران وطن شرکت فرما کر اجتماع کی رونق کو دوبالا کریں گے۔

کاکوری اولڈ بوائز:۔ ۳ر جنوری کو ہائر سکنڈری اسکول گراؤنڈ پر زیر صدارت مولوی طاہر حسن صاحب علوی ایک میٹنگ ہوئی جس میں اولڈ بوائز کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ حسب ذیل حضرات کثرت رائے سے منتخب ہو گئے۔

ڈاکٹر بابو رام (صدر) محمد صدیق خاں اور قاضی ارشد علی خاں (نائب صدر) خلیق احمد عباسی (سکریٹری) گنیش پرشاد جوائنٹ سکریٹری۔ پروپگنڈہ سکریٹری پیارے مرزا۔ خزانچی محمد کامل خاں صاحب۔ ممبران کمیٹی:۔ ارجن سنگھ حبیب پور۔ اقبال سنگھ چوہان شاہ پور۔ بنسی لال چودھری کسمنڈی۔ لالتا [illegible] بہیسا اعظم پور۔ رام نرائن نولستہ۔ رام کشن گپتا درگا گنج۔ محمد صغیر خاں کلام خاں۔ اقبال سنگھ۔ سری پال سنگھ۔ ظہیر الدین۔ [illegible] پردھان تحسین علی عباسی۔ امین احمد۔ عبدالوحید۔

مشاورتی کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں لائی گئی:۔ محمد طاہر صاحب علوی۔ سعید احمد علوی۔ مرزا اخلاق بیگ۔ پنڈت رام ادھار۔ حکیم مصطفےٰ خاں۔

سید احمد علوی اڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔